ام عبد منیب

''شیزان''......اپنی خریداری کا جائزہ لیں

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم ہیں۔ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ جب کہ شرعی طور پر تو کافر ہی تھے۔ اس کے بعد ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے غلط استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا۔ بعدازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں (ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ) نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قایانیوں کو اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ وتشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سخت سزا بھی مقرر کی۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے شیزان بیکرز اور ریسٹورنٹس میں جھوٹے مدعی نبوّت آنجہانی مرزا قادیانی کی ایک بڑی تصویر آویزاں ہوتی تھی۔ جس کے نیچے جلی حروف میں ''بفیضانِ نظر حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام'' لکھا ہوتا تھا (نعوذ باللہ)۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد تمام بیکرز اور ریسٹورنٹس سے یہ تصویر ہٹا دی گئی۔ لیکن شیزان کمپنی بندروڈ لاہور کے اندر واقع جنرل منیجر کے دفتر میں آج بھی یہ تصویر آویزاں ہے جو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

شیزان کمپنی کا مالک معروف قادیانی چودھری شاہنواز تھا جس نے اپنی کمپنی کا نام شیزان پنے ذاتی نام شاہنواز کے حروف سے نکال کر بنایا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں جب شیزان کمپنی کے مالک چودھری شاہنواز کا انتقال ہوا تو قادیانی اخبار ''روزنامہ الفضل'' نے اس کی موت پر جو تعریفی کلمات کہے، وہ ہر قادیانی نواز کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہیں۔ قادیانی روزنامہ ''الفضل'' لکھتا ہے:

''احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چودھری شاہنواز صاحب ۲۳؍مارچ ۱۹۹۰ء کی شب لاہور میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۸۵ برس تھی۔ محترم چودھری شاہنواز صاحب جماعت احمدیہ کے مخیّر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے۔ اسی طرح لندن میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء کے موقع پر خطاب فرمایا: ''مکرم چودھری شاہنواز صاحب کو رشیَن قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔'' حضور نے مزید فرمایا: ''جاپانی زبان کے متعلق چودھری شاہنواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ

کے علاوہ یہ پیش کش کی ہے اوراس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔''

(ضمیمہ قادیانی، ماہنامہ ''خالد'' اکتوبر ۱۹۸۷ء، ص:۶، کالم ۲)

قادیانی روزنامہ ''الفضل'' شیزان کے مالک چودھری شاہ نواز کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

''آپ پاکستان کے نمایاں صنعت کاروں میں سے تھے۔آپ نے نہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کیے۔ ان میں شاہ نواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملز اور شاہ نواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۲۶ /مارچ ۱۹۹۰)

قادیانی اپنے کاروبار کی تشہیر کرتے وقت شعائر اسلامی کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جو آئین و قانون کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی توہین کے بھی مترادف ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں افطار کے وقت مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی کے سامنے اذان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے تو عین افطار کے وقت قادیانی کمپنی شیزان کی طرف سے ''روزہ کھولنے کی دعا'' کا اعلان کیا جاتا ہے۔اس سے عام مسلمان قادیانیوں کے دجل کا شکار ہو کر شیزان کمپنی کو بھی مسلمانوں کا ہی ایک ادارہ سمجھتا ہے اور پھر اس کی مصنوعات کا استعمال شروع کر دیتا ہے۔اور جب اس کے بائیکاٹ کا کہا جاتا ہے تو وہ تذبذب اور شبہات کا شکار ہو جاتا ہے۔

قادیانیوں کے اسرائیلی یہودیوں سے بھی گہرے تعلقات ہیں اور سب جانتے ہیں کہ یہودی اُمّت مسلمہ کے بدترین دشمن ہیں۔قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں ۲۲ /فروری ۱۹۸۵ء کے ''یروشلم پوسٹ'' کے حوالے سے چھپنے والی تصویر سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مؤدب انداز میں ملاقات کرتے دکھایا گیا ہے۔اس تصویر میں اسرائیل سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نئے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہود دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مزید برآں اسرائیلی صدر شیمون پیریز (Shimon Peres) نے ستمبر ۲۰۰۷ء میں اسرائیل کے شہر کبابیر (Kababir) میں واقع قادیانی عبادت گاہ کا دورہ کیا۔اس موقع پر اسرائیلی صدر نے قادیانی جماعت کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بین الاقوامی طور پر ہر ممکن امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ اسرائیل میں مسلمانوں کی کسی کمپنی کو کاروبار کی اجازت نہیں جب کہ حیفا میں شیزان کمپنی کا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔اس طرح انہیں نہ صرف مشرقِ وسطیٰ میں کاروبار کرنے کی کھلی اجازت ہے بلکہ اپنی مصنوعات کی تشہیر کی بھی مکمل آزادی ہے۔ یہ بات مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

شیزان کمپنی سادہ لوح مسلمان دکان دار کو شیزان کی مصنوعات رکھنے پر دوسری کمپنیوں کے مقابلہ میں مفت

ایپپٹی یا زیادہ منافع دینے کا اعلان کرتی ہے۔ جس سے دکان دار لالچ میں آ کر نہ صرف اپنی دکان پر شیزان کی تمام مصنوعات رکھتا ہے بلکہ اپنی دکان پینٹ کروا کر شیزان کی تشہیر کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ ایسے میں اگر آپ کسی کاروبار سے وابستہ یا دکان دار ہیں تو آپ کی دینی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ آپ ہر قسم کے لین دین اور خرید وفروخت میں قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات بالخصوص شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ شیزان گستاخان رسول مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم ۳۰ پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا ومولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہ نواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ اور شیزان بیکرز کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان کا دینی وملّی فرض ہے۔ اس کے علاوہ تاج شوگر مل کی تیار کردہ چینی، OCS کوریئر سروس، ذائقہ بناسپتی گھی، BETA پائپ، شان آٹا، یونیورسٹل سٹیبلائزر، کمبائنڈ فیبرکس لمیٹڈ، قائد اعظم لا کالج، بوبی شوز لبرٹی لاہور، NETS کالج وغیرہ قادیانیوں کے دارے ہیں۔ یہ ہر سال قادیانی جماعت کو کروڑوں روپے چندہ دیتے ہیں جو اسلام کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔ یہ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔ یاد رکھیں! ہر نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے قادیانیوں کو منافع اور فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مالی طور پر بالواسطہ آپ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ چیز آپ کی آخرت کو برباد کر دے گی، لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔

بعض حضرات سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ شیزان کا بائیکاٹ کرتے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی ملکیت ہے لیکن آپ پیپسی یا کوکا کولا وغیرہ کی مخالفت نہیں کرتے جبکہ یہ یہودیوں کی ملکیت ہے۔ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہودی اور عیسائی وغیرہ اپنے کفر کو کفر کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن قادیانی اپنے کفر کو اسلام کہہ کر پیش کرتے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ان کا موّقف ہے چونکہ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، اس لیے وہ کافر ہیں۔ یہودی اور عیسائی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی خود بھی جھوٹے اور ان کا انگریزی نبی آنجہانی مرزا قادیانی بھی جھوٹا ہے۔ ہم پیپسی اور کوکا کولا کے بھی خلاف ہیں کیونکہ اس کی آمدنی بھی یہودیوں کو جاتی ہے جو اسلام دشمنی میں استعمال ہوتی ہے۔

ہمارے علم کے مطابق شیزان کے قادیانی مالکان نے اپنے ریسٹورنٹس اور بیکرز کو فرنچائزڈ کیا ہوا ہے۔ اس میں ۱۰ فیصد حصص ''مسلمانوں'' کے لیے بھی مختص کیے ہیں تا کہ اس سازش کے ذریعے بھرپور پروپیگنڈا کیا جا سکے کہ شیزان مسلمانوں نے خرید لی ہے، لہٰذا اس کا بائیکاٹ نہ کیا جائے۔ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ شیزان کے ۱۰ فیصد منافع یا حصص میں شامل تمام لوگ کٹر اور متعصب قادیانی ہیں۔ ان اشخاص کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امنیر نواز، ۲۔ محمود نواز، ۳۔ امت الحی خالد، ۴۔ سی ایم خالد، ۵۔ محمد نعیم، ۶۔ محمد نواز تشنہ، ۷۔ محمد آصف

یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ ہمارا چیلنج ہے کہ اگر ان اشخاص میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو ہم منہ مانگا جرمانہ اور سزا بھگتنے کو تیار ہیں۔

قادیانی کمپنی کی مکاری، دھوکا دہی اور دجل ملاحظہ کیجیے کہ انھوں نے محمد خالد نامی ایک مسلمان شخص کو کمپنی کے ایک فیصد حصص فروخت کر کے اسے شیزان کا چیف ایگزیکٹو بنا دیا۔ پھر پورے شدومد سے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے اور اس کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جن مسلمانوں نے شیزان کمپنی خریدی ہے، وہ تمام قومی اخبارات میں ایک اشتہار کے ذریعے اس کی وضاحت کرتے کہ ہمارا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کمپنی کے مالکان یا اس کے منافع میں کوئی قادیانی شامل نہیں ہے۔ مزید برآں ایک پریس کانفرنس کے ذریعے صحافی حضرات کو خرید و فروخت کی وہ تمام دستاویزات پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ انھوں نے شیزان کمپنی خرید لی ہے تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا۔ جب کہ حال ہی میں لاہور بار ایسوسی ایشن نے اپنے ایک اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے بار کی کینٹین پر شیزان کی مصنوعات پر پابندی عائد کی تو قادیانی ایوانوں میں بھونچال آ گیا۔ قادیانی اخبارات و رسائل نے لاہور بار کونسل کے اس فیصلہ کی شدید مذمت کی اور اس کی آڑ میں مغربی ممالک سے اپیل کی گئی کہ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی ترمیم کو ختم کرنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان پر بھرپور دباؤ ڈالا جائے۔ سب سے اہم بات یہ کہ اس سے اگلے روز قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور نے شیزان کمپنی کے موجودہ سربراہ محمود نواز سے فون پر اس قرارداد کی مذمت کرتے ہوئے نہ صرف انھیں ضروری ہدایات دیں بلکہ دنیا بھر کے تمام قادیانیوں کو حکم دیا کہ وہ شیزان کی مصنوعات کے علاوہ کسی اور کمپنی کی مصنوعات استعمال نہ کریں۔ ان شواہد کی موجودگی میں کون آنکھیں بند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ شیزان کمپنی قادیانیوں کی ملکیت نہیں ہے۔

نوٹ: قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے متعلق مرکز سراجیہ لاہور 0423-5877456 نے علمائے اہل حدیث، علمائے بریلوی اور علمائے دیوبند کے فتووں پر مشتمل ایک دستاویز شائع کی ہے جس میں ان کے سکین شدہ فتوے من و عن شامل ہیں۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ''خطیب'' لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء)